ضلع حویلی(آزاد کشمیر)میں اُردو شاعری کی روایت

ڈاکٹر محمد میر یوسف میر

شعبہ اردو، یونی ورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر

Abstract

In the current research paper, the researcher investigates the different layers Of Urdu poetry from the Perspective of Qualitative study in district Haveli. The researcher has examined that this particular area is so rich in the genre of Urdu Poetry as this view can explicitly be stated with the strong stance that people belonging to this valley actively participate in literary gatherings organized by several organizations in the country. The present study also explores that there is huge scope in the field of literature, especially in Urdu poetry. The researcher concludes his scientific journey by stating that it's quite optimistic that Urdu Poetry serves as a wonderful food for thoughts.

Key words: **Qualitative study, literary gatherings, organizations, optimistic.**

آزاد کشمیر کا ضلع حویلی جہاں مناظرِ فطرت کے حسن سے مالا مال ہے وہیں اس کے مکین علم و ادب سے شغف رکھنے میں بھی خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ کشمیر کی موجودہ تقسیم سے قبل ہی پوری ریاست جموں و کشمیر میں اردو شعر و ادب کی روایت کا آغاز ہو چکا تھا اور اسی حوالے سے مختلف کتب میں شعرا کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ ضلع حویلی میں اُردو بہت بعد میں آئی، اس سے قبل یہاں عربی، فارسی، گوجری اور پہاڑی زبانوں میں شاعری ہوتی رہی ہے۔ لہذا اس خطے کی مکمل شعری روایت کو سمجھنے کے لیے ان زبانوں کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

آزاد کشمیر میں اُردو شاعری کشمیری زبان سے تو متاثر ہوئی مگر عربی نے تو پورے برصغیر پر مسلمان فاتحین کی آمد ہی سے قدم جما لیے تھے۔ جب یہاں تبلیغِ دین کا کام شروع ہُوا تو عربی زبان میں دینی موضوعات پر شاعری کا آغاز ہوا۔ شعر و نثر میں عام مذہبی موضوعات کے ساتھ ساتھ حمد و نعت وغیرہ بھی کہی گئیں۔

گوجری شعر و ادب کی بات کی جائے تو دورِ قدیم کے بیش تر نمونے میسر ہیں۔ اس خطے میں گوجری زبان کے تمام تر ورثے زبانی روایات کی صورت میں آگے بڑھتے رہے۔ ان میں سے اکثر گیت، لوک بار، قصے کہانیاں اور داستانیں آج بھی مشہور ہیں۔ بعد ازاں فارسی شاعری کو کشمیر کے ضلع پونچھ بشمول حویلی کے علاقوں میں کافی پزیرائی ملی مگر تحقیقی کام نہ ہونے کی وجہ سے اس خطے کا اکثر شعری سرمایہ گردِ زمانہ میں کہیں گم ہو گیا۔ بسیار تلاش کے بعد جو معلومات میسر آئیں ان کے مطابق اس سلسلے میں پہلا نام حویلی گائوں جبی سے تعلق رکھنے والے عبداللہ شاہ کا آتا ہے۔ ان کا نمونہ کلام ملاحظہ ہو کہ جس میں جبی کے ہی ہیڈ ماسٹر عابد بخاری کی تاریخ پیدائش منظوم کی گئی ہے:

درختِ خشک بعد از انتظاری
شدہ سرسبز با کرمِ غفاری
ز گلزارِ سیادت شجرِ مقصود
ز شاخِ اصطفی گل روئی بنمود
شبستانِ غلامِ مصطفی شاہ
ز بے شمعی بدہ تاریک ناگاہ[1]

خطے میں عربی و فارسی کے ساتھ اور بعد کے وقت میں پہاڑی زبان میں بھی شاعری ہوئی۔ پہاڑی اور پنجابی زبان میں کثرت سے اُردو کے الفاظ ملتے ہیں۔ اسی سلسلے میں حویلی کے ایک پہاڑی شاعر غلام حیدر خان موضع کلساں میں رہتے تھے۔ مقامی روایات کے مطابق آپ صاحبِ دیوان شاعر تھے لیکن کوشش کے باوجود آپ کا مطبوعہ و غیر مطبوعہ مرتب شدہ کلام دست یاب نہ ہو سکا، البتہ کچھ شعر ملتے ہیں جیسے:

جس زمانے چاہ نہ کوئی
نہ لاغر نہ لِسّا کوئی
شیروں وانگ پھرے ہر کوئی
دیکھو کیا زمانہ آیا؟[2]

پہاڑی شاعری کے حوالے سے عبداللہ شاہ بھی مشہور ہیں۔ان کا شعری مجموعہ ''کنزالعرفان'' تقریباً ۸۰۰۰ پنجابی اشعار، اردو اور کشمیری کی بعض نظموں پر مشتمل ہے۔اس شعری مجموعے کا موضوع تصوف ہے۔ایک اور نام سید محمد شاہ کا ہے اگرچہ ان کا تعلق دچھنہ ضلع بارہ مولہ سے تھا مگر وہ بساہاں کے دارالعلوم میں استاد تھے۔ان کی کتاب ''گنجینہ محمدی'' میں ۹۰۰۰ سے زائد پنجابی اشعار ہیں۔اس کا موضوع شجرہ اور مناقب اسلاف ہے۔اس سلسلے کا ایک بڑا کارنامہ فقرالدین ترابی (۱۹۰۳ء۔۱۹۸۳ء) کا ہے۔آپ پٹھانہ تیر تحصیل مہنڈر کے رہائشی تھے۔صوفیانہ شاعری کی روایت میں ان کا اہم کردار ہے۔آپ نے میاں محمد بخشؒ کھڑی شریف میرپور کے صوفیانہ قصہ سیف الملوک کی طرز پر ''ضیاالقمر'' نامی کتاب پنجابی/پہاڑی نظم میں تحریر کی۔ان کی کتاب ''مدح رموزالگنج'' کا پہلا ایڈیشن حویلی سے چھپا۔بعدازاں یہ جموں وکشمیر ہجرت کر گئے تھے۔نمونۂ کلام کے طور پر حمدیہ اشعار ملاحظہ ہوں:

واحد پاک توں لامکان تیرا میرا بادشاہ بے زوال ہیں توں

پَری جِن انسان حیوان تیرا میرا دکھ نکال نہال ہیں توں

اوڑک فضل ہوسی اللہ آن تیرا میرا رب راکھا دم نال ہیں توں

اللہ ویکھ فقر حیران تیرا مینوں پی پیچھانہ کہڑے حال ہیں توں[۱۳]

ان حقائق کی روشنی میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حویلی کی شعری روایت میں ان زبانوں کے بعد ہی اردو شامل ہوئی۔حویلی چوں کہ ضلع پونچھ کا حصہ تھا اور دست یاب معلومات کے مطابق بیسویں صدی میں ہی اس ضلع میں اردو شعر و ادب کی روایت پڑی۔اس کے بعد جب آزاد کشمیر میں اردو ادب کا آغاز ہوا، تب ہی اس خطے میں اردو کو رابطے کی زبان تسلیم کیا جانے لگا۔رفتہ رفتہ اسی دور میں عام بول چال، خط و کتابت اور اخبارات وغیرہ کا کام شروع ہوا۔وقت کے ساتھ لوگوں میں اپنے اور اپنے آبا کے بارے میں کچھ لکھنے کا شعور بیدار ہوا اور اس مقصد کی تکمیل اردو کے ذریعے ہوئی۔وقت کے ساتھ ساتھ شاعر اور ادیب بھی سامنے آنے لگے۔مقامی لوگوں کے مطابق یہاں کا المیہ ہے کہ نہ جانے کتنے ہی شعرا کا کلام پردۂ خفا میں ہے۔لوگوں کی غفلت ہے کہ اپنے آبا کے کلام کو چھپائے بیٹھے ہیں اور یقیناً اردو شاعری کی روایت کا کافی تعلق صندوقوں میں چھپے ان اوراق سے ہوگا۔اب تک کی معلومات کے مطابق سعید بخاری سے قبل یہاں کسی شاعر کا نام نہیں ملتا جس نے اردو زبان میں شاعری کی ہو البتہ پہاڑی، پنجابی اور گوجری زبان کے کچھ حوالے ملتے ہیں۔

حویلی میں باقاعدہ اردو شاعری کا سراغ غازی ملت سعید شاہ بخاری سے ملتا ہے جن کا تذکرہ حبیب کیفوی نے اپنی کتاب (کشمیر میں اردو) میں بھی شعرا کی فہرست میں کیا۔یہاں کے اکثر شعرا نے حب الوطنی، فطری مناظر کی دلکشی اور تہذیب و ثقافت کو شعری قالب میں ڈھالا اور انھیں میں یہ بخاری صاحب بھی شامل ہیں۔سعید بخاری ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو جی سیداں میں پیدا ہوئے۔ہیڈ

ماسٹر ،ڈی۔پی۔آئی سکولز اور پہلے ڈائریکٹر امور دینیہ بھی رہے۔ان کے علمی آثار میں "جانباز کی میراث"،"روداد زنداں" اور "میراثِ بزرگان"سمیت آٹھ تصنیفات یادگار ہیں۔حمد و نعت میں بھی اپنا منفرد اسلوب رکھتے تھے۔ڈاکٹر افتخار مغل آزاد کشمیر میں تحریک آزادی کشمیر کو شعری روایت کا اہم مظہر قرار دیتے ہوئے۔سعید بخاری کی نظم "نالہ کشمیر" کو اس ضمن میں شامل کرتے ہیں۔ بالخصوص نظم کی روایت کا پتہ آپ سے ہی چلتا ہے۔البتہ ان کا اندازِ بیان اور شعری ذوق دیکھ کر یہ قیاس درست ہے کہ آپ سے قبل یہاں شعری رجحان تھا اور اُردو میں بھی خاصے لکھنے والے موجود رہے ہوں گے۔ان کے معاصرین کے کچھ نسخے دریافت ہوئے ہیں اور ان پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔۲۰۰۱ءمیں آپ نے اس جہانِ فانی کو خیر آباد کہا۔آپ کی نظم "نالہ کشمیر" کا مطلع ہے:

میں سراپا درد ہوں میں وادیِ کشمیر ہوں
مجھ کو کیا جنت سے نسبت ظلم کی جاگیر ہوں
نیم جاں ہوں مضطرب ہوں آہِ بے تاثیر ہوں
پنجۂ اغیار میں بے دست و پا نخچیر ہوں۴

سعید بخاری کے ہم عصر حویلی کے منشی احمد دین سویدا(۱۹۱۹ء۔۱۹۹۶ءبمطابق پرائمری سکول سرٹیفکیٹ) نے اپنے اشعار میں روایت وجدت، فصاحت وبلاغت، مجاز و حقیقت، سادگی و پرکاری، عشق و مستی اور حب الوطنی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔آپ کا کلام نظم، غزل اور قطعات پر مشتمل ہے۔ان کا شعری مجموعہ "مخفی خزینہ"زیرِ ترتیب ہے۔غزل کے اشعار ملاحظہ ہوں:

تمھیں آزمانے کو جی چاہتا ہے
نگہ میں بسانے کو جی چاہتا ہے
بتوں سے تو دل بھر چکا ہے سوؔیدا
مگر آنے جانے کو جی چاہتا ہے۵

گلشن کی بہار و جاتی ہو کیوں چھوڑ کے ہم بے چاروں کو
فرقت میں تمھاری روئیں گے ہم چوم کے ان دیواروں کو۶

آپ کے بعد اس روایت کو آگے بڑھانے والے خان محمد بدر چوہان پونچھی ہیں۔ خان محمد بدر ۱۹۳۸ء کو چکیاس حویلی میں پیدا ہوئے۔ شاعری میں سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ ان کے شعری مجموعے ''گلزارِ وطن''، ''شبستانِ نظم و غزل'' اور ''گلستانِ سخن'' شائع ہو چکے ہیں۔ انہوں نے حمد، نعت، منقبت، نظم اور غزل پر طبع آزمائی کی۔ ان کی نظموں میں داخلی تاثرات پیش کیے گئے۔ ایک شعر پیش خدمت ہے:

جب بھی سنتا ہوں میں بیتاڑ کے نغمے
اک خوب رو چہرے کی مجھے یاد ہے آتی ۷

اُردو شاعری کا دامن تھامنے والے سید عطاء اللہ بخاری نیئرؔ (۱۹۳۹ء۔۲۰۰۵ء) اور لوئر گگڈار میں پیدا ہونے والے ایوب شاہ ناسک (۱۹۴۰ء۔۲۰۰۷ء) بھی اس وقت کے حویلی کے بہت بڑے ادیب اور شاعر گزرے ہیں۔ نیئر بخاری نے اُردو اور فارسی میں غزل، نظم، حمد، نعت، رباعی اور منقبت جیسی مختلف اصناف کو قلم کی زینت بنایا۔ مختلف اصنافِ شعر کی روایت آپ کی مرہونِ منت ہے۔ ان کے ہاں مذہبی موضوعات کی کثرت دیکھی جا سکتی ہے۔ موصوف کی ایک سحر انگیز نظم جو نیل فری پر لکھی گئی تھی، بہت مشہور ہے۔ صد افسوس کہ ان کا کلام ابھی تک مرتب نہ کیا جا سکا۔ نیئر بخاری کو بھی افتخار مغل نے متقدمین شعرا کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ اشعار ملاحظہ ہوں:

کھلا جو احمد ﷺ کا روۓ روشن، فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اٹھادی حق نے دوئی کی چلمن فلک کے اوپر زمین کے نیچے
احد و احمد ﷺ ملے ہیں باہم کسی ظلم سے ڈریں گے کیا ہم
وہ ابرِ رحمت ہوا ہے ایسے، فلک کے اوپر زمیں کے نیچے ۸

لئے کاسہ گدائی ٹھوکریں کھاتے ہیں در در کی
کہ شاید ان سے ملنے کی کوئی صورت نکل آئے ۹

حویلی کے بزرگ شعرا میں بے ساختگی اور نغمگی کے مالک، راجہ مظفر حسین ظفر راٹھور (پ۔ ۱۹۴۶ء)، صاحبِ طرز ادیب و شاعر ہیں۔ آپ کا رجحان زیادہ تر نثر کی طرف ہے لیکن بہترین شعری ذوق رکھنے کے ساتھ ساتھ شعر کہتے بھی ہیں۔ آپ کا شعری مجموعہ

''سوزِ دروں'' زیرِ طبع ہے۔ حسن و عشق کے ساتھ ساتھ آپ نے شعری روایت کو حب الوطنی، حریت پسندی اور پاک فوج کے ساتھ والہانہ پن جیسے مضامین کی بنیاد بخشی۔ تاہم اصل وجۂ شہرت آپ کا مشہور و معروف ترانہ ہے۔

میرے کشمیر کس کو تو پیارا نہیں

تیری رسوائی اب تو گوارا نہیں ۱۰؎

بیسویں صدی کی پانچویں دہائی میں پیدا ہونے والے حویلی کے چار شعراء نے شعر و ادب کی بہت خدمت کی۔ ان میں جبی سیداں کے سید محمد شفیق شائق ۱۹۵۴ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے اشعار میں ماحول و معاشرت اور اپنی روزمرہ زندگی کا بیان ہے۔ کسی حد تک طنز و مزاح بھی لکھتے رہے اور مقامی الفاظ کو بھی بخوبی نبھایا۔ آپ کا شعری مجموعہ ''اشک آہو'' زیرِ طبع ہے۔ شفیق شائق کے بعد ضلع حویلی کے ایک دور افتادہ گاؤں کالا مولہ میں پیدا ہونے والے خواجہ محمد صادق ڈار المتخلص بہ دائم (پ۔ ۱۹۵۵ء) نے اردو شاعری میں نام پیدا کیا اور خصوصاً حویلی کی اردو شعری روایت میں ایک خوب صورت اضافہ ہوا۔ آپ کثیر الجہت شخصیت کے مالک تھے۔ دوستوں کے اصرار پر اپنا شعری مجموعہ ''حاصلِ کلام'' عمر کے آخری عرصے میں شائع کروایا۔ ۲۰۱۶ء میں حج کے دوران ہی وفات پا گئے۔ انھی کے معاصرین میں سید رشید احمد بخاری نجم (پ۔ ۱۹۵۶ء) کا نام بھی ملتا ہے۔ اُردو شاعری کو نئے مضامین سے روشناس کرنے والے، صادق ڈار کے ہم عصر، سید اشتیاق احمد شاہ کرمانی نجمؔ ۱۹۵۷ء کو حفیظ اللہ شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ بھی ضلع حویلی کہوٹہ سے تعلق رکھتے تھے۔ نعت، غزل اور نظم کے شاعر تھے۔ آپ کے اشعار میں زمانے کا دکھ، درد، بے حسی اور انسان کی ایک دوسرے سے عدم توجہی کا شکوہ ملتا ہے۔ ان کے کلام میں فارسی تراکیب بھی ملتی ہیں۔ مرحوم کا کلام ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ دو سال قبل (۲۰۱۹ء) میں وفات پا گئے۔ حویلی کے ان معاصر شعرا کا نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

منتشر اسبابِ کل مثلِ آہوئے آشفتہ سر

دفترِ مذکور کی ہر شے شکارِ انتشار

قسمتِ نوعِ بشر تبدیل کرنے کے لئے

ٹوٹ پڑتا ہے اسی مسکن سے ازلی طرحدار ۱۱؎

شب فرقت میں تم کو یاد نہ کرتا تو کیا کرتا؟

یہ چارہ بھی دلِ ناشاد نہ کرتا تو کیا کرتا؟

نہیں کھلتا کسی پر اب درِ دل بن ترے جاناں
کہو، دل میں تمھیں آباد نہ کرتا تو کیا کرتا؟ ۱۲؎

زندگی بھر فقط ایک گل کے لیے
نجم کانٹوں سے دامن کو بھرتے رہے ۱۳؎

لطفِ غبارِ راہِ محبت نہ پوچھیے
اس میٹھے میٹھے درد کی لذت نہ پوچھیے
چاہے تو بخش دیجیے قربت کا ایک پل
فرقت میں حالِ دل مرا حضرت نہ پوچھیے ۱۴؎

چھٹی دہائی میں قاری فاروق چمن (پ۔ ۱۹۶۰ء)، اِحیائے ادب حویلی کے سرپرستِ اعلیٰ سید رضوان حیدر بخاری (پ۔۱۹۶۵ء)، نئیر بخاری کے فرزند ڈاکٹر ندیم بخاری (پ۔۱۹۶۷ء) اور ڈاکٹر زاہد بخاری کا شمار حویلی کے اہم ترین شعرا میں ہوتا ہے۔ بزرگ شاعر قاری محمد فاروق چمن نے طنز و مزاح کا منفرد انداز اپنایا۔ آپ فطرت کے بڑے مداح ہیں۔ شاعری میں زیادہ تر صبر و شکر کا موضوع ملتا ہے۔ آپ نظم، غزل اور خصوصاً قطعات لکھتے ہیں۔ ریڈیو پاکستان سے بھی اپنا کلام سناتے رہے۔ ان کے علاوہ منیر بخاری (پ۔۱۹۶۳ء) بھی چمن صاحب کے ہم عصر ہیں۔ ان کے بعد رضوان بخاری حویلی میں اُردو حمدیہ و نعتیہ شاعری کو بامِ عروج تک پہنچانے میں ہر ممکن سعی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ آپ غزل، نظم، منقبت اور ملی شاعری بھی کرتے ہیں۔ حویلی میں رضوان بخاری سے قبل نعتیہ شاعری میں یہ کمال خال خال ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ آپ کی شاعری میں شمائل، خصائل اور فضائل کے ساتھ ساتھ واقعاتِ نبوی ﷺ، تعلیماتِ نبوی ﷺ، مدینہ منورہ کی پر کیف روحانی فضا کا ذکر اور دیارِ حبیب ﷺ کے شوق جیسے موضوعات شامل ہیں۔ حمدیہ و نعتیہ شاعری پر مشتمل تین شعری مجموعے ''ضیائے طیبہ''، ''کرم حضور کا ہے''، اور ''مضرابِ آرزو'' شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ آپ کے دو شعری مجموعے ''کربِ کشمیر'' اور ''دلِ حزیں'' زیرِ طبع ہیں۔ اگر بات کی جائے ندیم بخاری کی تو ''سنو لڑکی'' اور ''کہیں پہ دل کہیں آنکھیں'' نام سے ان کے دو شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ مذکورہ شعراء کے نمائندہ اشعار ملاحظہ ہوں:

دعوتیں کھانے کا اب تک نہ قرینہ آیا
اپنی قسمت میں وہ لگ پیس نہ سینا آیا
بوٹیاں لے اڑے کھانے میں مہارت والے
اپنے حصے میں فقط شوربہ، قیمہ آیا[۱۵]

گنہگاروں کو روزِ حشر کی یاد وعید آئی
محمد ﷺ آئے تو رحمت کا سایہ ساتھ ہی آیا[۱۶]

مرشد میں ہار جاؤں گا مگر جان لیجیے
میرے لیے زمانہ نہیں آپ روئیں گے[۱۷]

اس تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے عمر خیام درانی (پ۔۱۹۷۷ء) نے زندگی کے بہت کم عرصے میں کافی غزلیں کہیں جو کہ ان کے دوست محمد عرفان سمی نے حال ہی میں مرتب کیں اور ایک شعری مجموعہ ''سخن آشنا'' کے نام سے شائع کروایا۔ ان کی شاعری زندگی کے قریب تر ہے اور احساسِ جمال ایسا غالب ہے کہ ایک نوجوان کی نئی نویلی شاعری کو خوب تر کیے جا رہا ہے۔ شاعر مرحوم کی غزلوں میں رکھ رکھاؤ کے موضوعات ملتے ہیں۔ شاعر نے نئے لہجے کی آمیزش سے شاعری کے حسن کو تازہ تر، ہمہ گیر اور ہمہ جہت بنا دیا۔ ۲۰۰۷ء میں خیام جوانی کی حالت میں ایک حادثے کا شکار ہو کر وفات پا چکے۔ ایک شعر دیکھئے:

خیامؔ ہے جس کی دہلیز پہ ہر دستِ گدا دراز
اس در پہ ہم بھی دامن پھیلائے رکھتے ہیں[۱۸]

دستیاب معلومات کے مطابق عمر خیام سے قبل جن گنے چنے شعراء کا نام آتا ہے ان پر مختصراً بات ہو چکی جبکہ ان کے بعد حویلی میں شعرا کی ایک خوب صورت کہکشاں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ۸۰ کی دہائی میں سید محسن علی بخاری (پ۔۱۹۸۰ء)، سید احسان الحق (پ۔۱۹۸۱ء)، کامران ہاشمی شناس (پ۔۱۹۸۲ء) اور علی احسن بخاری)پ۔۱۹۸۵ء) جیسے نوجوان اور خوش فکر شعرا حویلی کی اردو شعری روایت میں خوب صورت اضافہ ثابت ہوئے۔ یہ شعرا غزل اور نظم لکھتے ہیں البتہ پسندیدہ صنفِ شاعری غزل ہے۔ انھی کے معاصرین میں حویلی کے اہم ترین شعرا میں عطار اٹھور عطار (پ۔۱۹۸۸ء)، حسیب جمال (پ۔۱۹۸۹ء)، محمد سلمان مانی (پ۔۱۹۹۰ء) اور فیصل

طارق (پ۔ ۱۹۹۳ء) مختلف اصناف میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ حسیب جمال اردو و فارسی ادب میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ غزل ان کا خاصہ ہے۔ محمد سلمان مانی کا شعری مجموعہ ''جامے مئے'' اور فیصل طارق سیف کا ''نورِ سحر'' کے نام سے زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ اسی دور میں ظہیر احمد مغل جیسا متحرک شاعر پیدا ہوا کہ جو داخلی و خارجی کیفیات سے واقف ہے۔ ظہیر مغل ۱۹۹۱ء کو کلالی کہوٹہ میں پیدا ہوئے۔ نظم اور غزل میں مہارت رکھتے ہیں۔ شہباز گردیزی کے مطابق آپ کا اسلوب روایت سے جڑا ہے۔ آپ حسن و عشق، تصوف واخلاق کی روایات کو اپنائے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ محبت اور تعلقاتِ محبت کے ذائقے ان کی شاعری میں جابہ جا ملتے ہیں۔ ظہیر مغل کی شاعری احترام، وطن کی محبت اور امن و خلوص کے رنگا رنگ مضامین سے مزین ہے۔ ان کا کلام مختلف رسائل و اخبارات میں شائع ہوتا رہتا ہے۔ ''سہ ماہی مطلع'' کے معاون مدیر بھی ہیں۔ حضرات کے نمائندہ اشعار ملاحظہ ہوں:

فقط اک لفظ میں ڈوبے گی دنیا دیکھ لینا تم
کہاں تفسیر ہے ممکن تیرے ہر باب کی محسن ۱۹

مری نگاہ جمی ہے فلک کی وسعت پر
یہ مہر و ماہ مری انتہا نہیں ہو گی۔ ۲۰

لاکھ مصلحت سہی بات مگر صاف کرو
گر نہیں ہم سے محبت تو عداوت کیسی ۲۱

غم کا اظہار سلیقے سے نہیں ہو سکتا
میرے اشعار پہ تنقید نگاروں کو جواب ۲۲

ریت کا ہر ایک ذرہ ہجر کی تفسیر ہے
دشت میں پھیلا ہوا ہے جابجا میرا وجود ۲۳

اس نے چلو بھرا تھا چشمے سے

مچھلیاں جھوم اٹھیں تھیں پانی میں ۲۴

میں گھر بنا نہیں سکا اپنے مکان کو
ہاں یہ ہوا کہ حسرتِ تعمیر دیکھ لی ۲۵

زمیں کے گرد فلک کا حصار کب تک ہے
ہماری راہ میں حائل غبار کب تک ہے ۲۶

وہی ہے زندگی کی بے رخی اور بے نیازی
وہی اپنے، وہی بیگانگی ہے اور میں ہوں ۲۷

مزید آگے چلیں تو شان احمد صدیقی (پ۔ ۱۹۹۵ء) اور نوید بٹ (پ۔ ۱۹۹۵ء) جیسے ابھرتے شعراء کے نام ملتے ہیں۔ ان کا پسندیدہ میدان غزل ہے اور شان تو فلسفہ کی طرف بھی راغب ہیں۔ نمائندہ اشعار ملاحظہ ہوں:

یہ تیر اپنا ہدف تو پہلے ہی کھو چکا ہے
کسے خبر ہے کہ کس کے سینے میں جا لگے گا ۲۸

اس نے پوچھا کہ چاند کس کا ہے
میں نے بے ساختہ کہا میر ۲۹

حویلی کی شعری روایت میں خواتین شعراء نے بھی اپنا بھرپور حصہ شامل کیا۔ ان میں سیدہ وجیہہ بخاری (پ۔ ۱۹۹۶ء)، عائشہ مختار راٹھور (پ۔ ۱۹۹۹ء) اور حبیبہ راٹھور (پ۔ ۲۰۰۱ء) شامل ہیں۔ عائشہ راٹھور کا شعری مجموعہ ''پہلا قدم'' اور سیدہ وجیہہ بخاری کی نثری نظموں پر مشتمل کتاب ''بہاروں کے موسم'' شائع ہو چکی ہے۔ نمونہ کلام کے طور پر اشعار ملاحظہ ہوں:

میرے تو ہاتھ کانپتے تھے میں کھو بیٹھی تھی اپنے ہوش
مجھے بس یاد رہا اتنا، تیرا وہ آخری خط تھا[۳۰]

پھر سحر کی ہمیں نوید ملی
خواب ٹوٹا ہمارا، کیا کیجے[۳۱]

ساری دنیا اک گھڑی کی سوئی سی چلتی رہی
وقت آگے بڑھ گیا اور میں اکیلی رہ گئی[۳۲]

مذکورہ بالا شعرا کے علاوہ ہجیرہ کے مشہور شاعر صغیر صفی (پ۔ ۱۹۸۳ء) بھی حویلی سے ہجرت کر کے ہجیرہ مقیم ہوئے۔ ان کے علاوہ جان محمد آزاد کا تعلیمی دور بھی حویلی سے جڑا ہے۔ عصرِ حاضر میں مزید کچھ شعراء نے بھی اُردو شاعری کے دامن کو مضبوطی سے تھام رکھا ہے اور جدید اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کر رہے ہیں۔ ان میں سید اعجاز حسین خضری، سید محمد انور بخاری (پ۔ ۱۹۶۴ء)، شیراز طفیل (جنوری ۱۹۶۸ء)، شاہد راٹھور (پ۔ ۱۹۸۴ء)، راشد آفتاب (پ۔ ۱۹۸۷ء)، ممتاز حسین بخاری مجاہد (پ۔ ۱۹۸۹ء)، ساجد اقبال ساجد (پ۔ ۱۹۹۲ء)، صداقت دانش (پ۔ ۱۹۹۳ء)، سید عدیل گیلانی (پ۔ ۲۰۰۱ء)، سید غلام مصطفی بخاری، سجاد حسین بخاری، نعمان علی نقوی، منصور علی بخاری، جواد حاشر، ادریس ہاشمی، منصور نقوی، زین العابدین بخاری، راجہ ذیشان علی راٹھور، عبدالماجد راٹھور، وقار کیف، چودھری زاہد حسین، بلال ہاشمی، شاہد اقبال راٹھور، محمد یامین شاہ، چودھری اسلم ظفر، اور چودھری محمد شریف صابر کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ کئی شعرا نو وارد ہیں اور بعض کے نام کوتاہی سے شاید رہ بھی سکتے ہیں۔ اُردو کے ساتھ ساتھ پہاڑی و گوجری زبان میں بھی شعر کہنے والے موجود ہیں۔ مذکورہ شعرا میں سے چند کے اشعار ملاحظہ کیجیے:

ہم وسعت کہکشاؤں کی، ہم قوت ہیں فضاؤں کی

جو دھرتی ڈھیر خداؤں کی وہ ٹھوکر ہمارے پاؤں کی[۳۳]

کہوں کس سے حالِ دل بے قرار کا
بجھا ہوا دیا ہوں میں اپنے مزار کا[۳۴]

حوصلہ ہارنے والوں میں کہاں ہیں ہم بھی
زندگی تیرے مقابل ہیں، جہاں تک تو چلے[۳۵]

کون جانے شباہتوں کے سوا
کتنے دکھ آئی نوں میں رہتے ہیں[۳۶]

ایک مدت تیری دید کی پیاسی آنکھیں
راہ تکتے ہوئے بینائی گنوا بیٹھی ہیں[۳۷]

شک مجاہد پہ تم کو کرتے ہو
ہم کہاں اعتبار کرتے ہیں[۳۸]

دل کے بند دروازے پر، تو نے آکر دستک دی
یوں لگا پھر جیسے کہ خوشبو نے آکر دستک دی
میرے من کی ظلمت کی دیکھ فضیلت اے واعظ!
ضو افشا ہونے اس سے، ضو نے آکر دستک دی[۳۹]

آزاد کشمیر میں شاعری اور شعراء کی پزیرائی کرتے ہوئے ڈاکٹر افتخار مغل ادبی جرائد کی فہرست پیش کرتے ہوئے متعلقہ خطہ کے شعری ادب کے ایک معتبر اور وافر سرمایے کا اقرار کرتے ہیں۔ اس فہرست میں انھوں نے گورنمنٹ ڈگری کالج کھوڑہ کے مجلے "رفعت" اور "حاجی پیر" کا ذکر کیا ہے۔(۱۰) مجلات کے علاوہ اخبارات وغیرہ میں بھی شعراء کا کلام شائع ہوتا رہا ہے۔

حویلی میں اُردو شاعری کی روایت کو فروغ دینے میں یہاں کی ادبی تنظیموں نے بھی بھرپور اور اہم کردار ادا کیا۔ پہلی بزم کے قیام کے ساتھ ہی کئی شعراء سامنے آئے اور مشاعروں کا رجحان پیدا ہوا۔ ۱۹۸۷ء کو کھوڑہ کے مقام پر "بزمِ احیائے ادب پونچھ" کے نام سے ایک بزم کا قیام عمل میں آیا۔ ادبی و شعری روایت میں ڈاکٹر افتخار مغل یہ نام بھی شامل کرتے ہیں۔ اشتیاق کرمانی بھی اس تنظیم سے منسلک رہے۔ اس وقت کے شعری و ادبی ذوق کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس انجمن کے جلسوں میں کثیر تعداد میں مقامی علمی و ادبی شخصیات شرکت کیا کرتی تھی۔ اسی بزم کے زیر اہتمام ۱۹۸۸ء اور ۱۹۸۹ء میں مشاعرے بھی کروائے گئے جن میں مقامی شعرا نے اپنے کلام پیش کیے۔ ۱۹۸۹ء کے بعد یہ بزم رفتہ رفتہ تعطل کا شکار ہوتی رہی، البتہ ۱۹۹۴ء میں اس کا از سرِ نو احیاء کیا گیا۔ اس نئی انجمن کے زیر اہتمام نومبر ۱۹۹۴ء کو یومِ شہداء جموں کے موقع پر اور ۱۹۹۵ء میں ڈگری کالج کھوڑہ میں مشاعرے منعقد کیے گئے۔ بغیر تعطل کے انجمن ۲۰۰۰ء تک جاری رہی۔

حویلی کے شعراء اور ادباء نے بغیر کسی تنظیم کے رہنا مناسب نہیں سمجھا اور ۲۰۱۸ء کو ایک مشاورتی اجلاس کے بعد "اِحیائے ادب حویلی" کے نام سے انجمن کو فعال کیا۔ اس میں اہم کردار ظہیر احمد مغل کا تھا اور سرپرست اعلیٰ خواجہ غلام محی الدین تھے۔ یہ تنظیم ابھی تک فعال ہے اور جدید شعری روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے اس تنظیم نے آنلائن مشاعروں کا انداز اپنایا۔ سابقہ سرپرست اعلیٰ غلام محی الدین بٹ، شعر کہنے اور شعری تخلیق کے کاموں کا بہت ذوق رکھتے تھے اور اس کے علاوہ انھیں فارسی ادب پر بھی دسترس تھی۔ ایک سال قبل ۲۰۲۰ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اس تنظیم کے بانی اراکین میں ظہیر احمد مغل، احسان الحق گیلانی اور عطار اٹھور عطار شامل ہیں۔

طوالت کے پیشِ نظر شعراء پر بہت مختصر تبصرہ ہو سکا اور عہد حاضر کے چند شعراء کے محض نام ہی شامل کیے گئے ہیں۔ حویلی کی اردو شعری روایت بہت زرخیز ہے، اس لیے مکمل شعری روایت کا احاطہ کرنے کا دعویٰ تو نہیں البتہ دست یاب مآخذ کی روشنی میں اس مقالے کو ایک سنگِ میل سمجھا جاسکتا ہے۔ ان شاءاللہ پھر کسی وقت شعرا اور ان کے کلام کے فکری و فنی تبصرہ کے ساتھ مفصل مقالہ تحریر کیا جائے گا۔ دعا گو ہیں کہ یہ کارِ خیر ہمیشہ بحال رہے۔ آمین! یاربّ العالمین!!

Reference

1. Abdullah Shah, ghair matbuha kalam
2. Ghulam Haider Khan,ghair matbuha kalam

3. Faker ud Din Turabi,ghair matbuha kalam
4. Habib Kafvi,Kashmir main urdu,april p no 1979,97,98
5. Ahmed Din Saweda,Munshi,Makhfi khadina(zeer e tarteb),P 115
6. Ahmed Din Saweda,Munshi,Makhfi khadina (zeer e tarteb)P,125
7. Khan Muhammad Badar,Chohan,ghair matbuha intekhab
8. Nayar Hussain shah,bukhari,ghair matbuha kalam say intekhab
9. Ayub Nasak Shah,ghair matbuha kalam say intekhab
10. Muzaffar Hussain, Zafar Rathoor,ghair matbuha kalam say intekhab
11. Shafeeq Ahmed Shaiq,ghair matbuha kalam say intekhab
12. Sadiq Dar ,Daim,hasil kalam Rawalpindi,Faiz ul Islam printer 2015 P86
13. Rasheed Ahmed Najam,ghair mutbuha kalam say intekhab
14. Ishtiaq Ahmed, Kirmani,Shebaz Gardezi ka intekhab ujli may 2015,p52
15. Qari Farooq Chaman,ghair matbuha kalam say intekhab
16. Rizwan Haider Syed, Karam Huzoor ka hay,metrix publication Rawalpindi ghair matbuha kalam 2015
17. Nadeem Bukhari ,ghair matbuha kalam say intekhab
18. Umer Khayam Durrani,sukhun ashnaa,Lodhi press Urdu Bazar Rawalpindi 2021
19. Muhsan Ali Bukhai,ghair matbuha kalam say intekhab
20. Ehsan ul Haq ,ghair matbuha kalam say intekhab
21. Kamran Hashmi,ghair matbuha kalam say intekhab
22. Ali Ahsan Bukhari,ghair mutbuha kalam say intekhab
23. Ataa Rathoor Attar,ghair mutbuha kalam say intekhab
24. Muhammad Slueman Mani,ghair matbuha kalalm say intekhab
25. Zaheer Ahmed Mughal,intekhab mera chand zeer e tibah
26. Haseeb Jamal Mehbubi ,ghair matbuha kalal say intekhab
27. Faisal Tariq Saif,ghair matbuha kalam say intekhab
28. Shan Qureshii, ghair matbuha kalam say intekhab
29. Naveed Butt Seh mahi,intekhan,matlah tuluh adab azaz kashmir shebaz gurdezi march 2018
30. Waji Bukhari, ghair matbuha kalam say intekhab
31. Ayesha Rathoor Ashi,ghair matbuha kalam say intekhab
32. Habiba Rathoor ghair matbuha kalam say intekhab
33. Anwar Shah Bukhari ,ghair matbuha kalam say intekhab
34. Shahid Hussain Rathoor,ghair matbuha kalam say intekhab
35. Sheeraz Tufail,ghair mutbuha kalam say intekhab
36. Rashid Aftab,ghair matbuha kalam say intekhab
37. Adeel Gillani,ghair matbuha kalam say intekhab
38. Mumtaz Shahid,ghair mutbuha kalam say intekhab
39. Sajjid Iqbal,ghair matbuha kalam say intekhab